سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی

# امارات قیامت

## قیامت کے روز اعمال:

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ قیامت کے روز تمام اعمال و افعال ایک خاص صورت و انداز میں متشکل و مجسم ہو کر پیش ہوں گے، زنا ایک بدشکل عورت کی شکل میں زنا کار کے بانہوں میں پیش ہوگی۔ اسی طرح تمام منکرات و اعمال قبیحہ کو بدترین صورت میں منکرات کا ارتکاب کرنے والوں کے سپرد کر کے میدان محشر میں لایا جائے گا۔ عبادات و اطاعات کو خوبصورت اشکال میں ڈال کر نیک بندوں کی رفاقت میں رب العزت کے حضور پیش کرنا ہوگا۔

## آخرت کا نظام عدل و انصاف:

اس دنیا کے قانون عدل و انصاف و عدلیہ کا نظام اور میدان محشر کے نظامِ عدل و انصاف میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ یہاں پر معاشرہ میں عزت دار شخص جرم کر کے سیم و زر کے زور سے اس ذلت و رسوائی کا سامنا نہیں کرتا جس ذلت کا سامنا ایک غریب کو کرنا پڑتا ہے یہاں شریف سفید پوش شہری دوسرے کا حق غصب کر کے بھی اپنی عزت و جعلی شرافت کا بھرم رکھنے کے لئے دنیاوی پولیس کو مسخر کر کے ہاتھوں میں ہتھکڑی پہنوانے سے جان بچالیتا ہے کہ تھانے سے حوالات یا عدالت جاتے وقت راستے و بازار میں چند گزرنے والے ہاتھوں میں زنجیر دیکھ کر بدنامی رسوائی کا باعث نہ بن جائیں۔ یا پولیس کو رشوت و چکمہ دے کر پرہجوم راستوں پر گزارنے سے مجرم اپنے آپ کو بچالیتا ہے مگر روز قیامت تو روز جزا ہے اس روز ہر کسی کو اپنے نیک عمل کا صحیح اجر اور بدکار کو اپنے کئے کی ٹھیک ٹھیک سزا دی جائے گی۔ وہاں تو عمل بد کرنے والے کو اولین و اخرین کے درمیان میں گناہ سمیت لایا جائے گا اور اس کے جرم کی تشہیر کے لئے اگر وہ جرم بے زبان ہے تو اسے زبان دی جائے گی یا اور کوئی ایسے آثار پیدا کر دیئے جائیں گے کہ تمام مخلوقات اس کے جرائم کی طرف متوجہ ہو کر اس کی ذلت کا مزید سامان مہیا کریں۔

## رابعہ بصریہؒ:

سرور کائنات صلعم کی ان احادیث و اخبار سے عبرت و موعظمت حاصل کرنے کی بجائے ہم دن بدن خواب غفلت میں پڑتے جا رہے ہیں جب کہ ان اخبار کے صحیح ادراک تو رابعہ بصریہ جیسے پاکدامن اور راست باز اللہ کی بندی کو بے چین کئے ہوئے تھی۔ قیامت و روز محشر کے واقعات و احوال کا حضور کی احادیث کی روشنی میں سن کر اعمالِ صالحہ و

عبادات کے لئے کمر ایسی باندھی کہ دن رات میں ایک ایک ہزار رکعت نفل پڑھنی شروع کر دی۔ کسی نے کہا کہ آپ بڑی خوش بخت ہیں جنت ملے گی، کیونکہ مسلسل رب العزت کی اطاعت میں مصروف رہتی ہو جواب میں فرماتی ہیں کہ جنت و دوزخ کا داخلہ تو اللہ کی مرضی پر موقوف ہے، میری عبادت کا مقصد یہ نہیں کہ جنت میں داخلہ اور جہنم سے بچاؤ ہو بلکہ حضورؐ کے اس ارشاد کا کہ (قیامت کے دن میری بدنامی کا ذریعہ نہ بنو) آنحضرتؐ کیلئے رسوائی کا ذریعہ نہ بنوں کی وجہ سے مضطرب و پریشان اور مصروف عبادت رہتی ہوں۔ دوسری طرف آج کی عورتیں ہیں کہ اکثر مسائل و احکامات سے آگاہو کر بھی نوافل تو کیا کہ فرائض کی طرف دھیان تک بھی نہیں اس کے مقابلے میں حضرت کی ایک امتیہ اور روحانی بیٹی نے اللہ و رسول صلعم کی عزت و خوشنودی اور روحانی عظمت مزید بڑھانے کیلئے دن رات ایک کر دیئے۔

آج امتِ محمدیؐ کے دعویداروں کی بداعمالیوں کی وجہ سے خاتم النبین ﷺ کو کس قدر صدمہ پہونچ رہا ہوگا اس کے باوجود بھی ہم ان کی شفاعت کے طلبگار اور اپنے آپ کو حقدار سمجھتے ہیں۔ جب کہ آج بیشتر مسلمان جو مغرب کی تہذیب و تمدن اور افکار و دھریت کے نظریات کے پرستار ہیں، قیامت و حشر نشر و جزا و سزا جیسے یقینی عقائد کا انکار کر کے اسے واعظ و ناصح کے مفروضے قرار دیتے ہیں۔

## وقوع قیامت پر ایک عقلی استدلال:

قیامت (یوم الحساب) کے وقوع پر قرآن مبین اور احادیث مطہرہ کی لاتعداد آیات اور اقوال نبی صلعم صریح دلالت کر رہے ہیں جس کے بیان کی نہ یہ مختصر وقت متحمل ہے اور نہ بیان کی کماحقہ استطاعت۔ اس کے واقع ہونے کے لئے صرف ایک عقلی دلیل ہی شاید کافی ہو کہ کائنات اور وسیع و عریض دنیا میں اللہ کی کروڑوں نعمتوں سے کافر و مسلمان یکساں مستفید ہو رہے ہیں۔ ہر طرف اللہ تعالیٰ کے انعامات و کرامات کا ایک عظیم دسترخوان بچھا ہوا ہے، بلاتفریق رنگ و نسل اور ایمان ہر ایک نعمتوں کے چننے میں مصروف ہے، بلکہ کفار و فساق و فجار، مسلمان اور نیکوکار و پارسا سے زیادہ عیش و عشرت اور آسائش میں مصروف ہیں، مسلمان نے اپنے شامتِ اعمال کی وجہ سے ان کے سامنے دستِ سوال پھیلایا ہوا ہے۔ جب کہ افرادی قوت اور مادی وسائل کے لحاظ سے مسلمان ان سے کئی گنا بڑھ کر ہیں۔ مسلم امہ ذکر الٰہی سے غافل ہو کر مخدومیت اور اکرمیت کے مقام فائزہ سے گر کر خادمیت اور ذلت کی گہری کھائیوں میں جا پہنچی۔ بہرحال جب کائنات کی ان نعمتوں سے کافر و مسلمان، نیکوکار و بدکار ظالم و مظلوم برابر و یکساں فائدہ حاصل کر رہا ہے۔ ایک نیک مسلمان اللہ کی اطاعت، اس کے دین کی اشاعت اور جہاد فی سبیل اللہ جیسے اعمال میں مصروف ہے اور دوسرا مظلومیت کی چکی میں پس رہا ہے کیا ظالم و مظلوم نیک و پارسا اور بدکار میں تمیز نہ کرنا بعید از انصاف نہیں۔ ہر ایک کو اپنے کئے کا بدلہ، جزا و سزا کی صورت میں دنیاوی اخلاقی قانونی اور عرفی ذمہ داری نہیں۔ جس مملکت و تہذیب و تمدن میں یہ امتیاز ختم ہو مہذب معاشرہ اسے جنگل کے قانون و آئین کا غدار کہتا ہو پھر دونوں کیساتھ ایک ہی سلوک کیا جائے باغی اور

وفاداری کی تمیز نہ ہو تو ارباب عقل و دانش اس مملکت کی بھاگ دوڑ سنبھالنے والوں کے بارے میں کیا سوچیں گے۔

یہی حالت انسان کی ہے جسے احکام الحاکمین، مالک الملوک نے صرف اور صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا جیسے کہ ارشاد ہے۔ وما خلقت الجن والانس الالیعبدون۔

ایک مسلمان مقصد تخلیق پر کاربند ہے دوسرا اس مقصد سے منہ موڑ کر اس طرف توجہ ہی نہیں دے رہا تو کیا ان دونوں کے درمیان کسی خاص موقعہ پر انعام و سزا کی صورت میں امتیاز نہ کیا جاوے۔

کاشتکار وقت مقررہ پر اپنی زمینوں میں گندم وغیرہ کا بیج بو کر کئی کئی مہینے فصل کی حفاظت و نگرانی میں گزارتے ہیں ان کی ساری محنت و مشقت کا نتیجہ پھر ایک دن جس کو عربی میں ''یوم الحصاد'' اور اردو میں فصل کی کٹائی کا موقع کہتے ہیں، سامنے آتا ہے اس دن گندم کی کٹائی کے بعد کٹے ہوئے فصل سے گندم و بھوسہ یعنی کارآمد و بیکار میں امتیاز کرنے کے لئے پورے فصل کو ایک خاص عمل سے گزارا جاتا ہے بیلوں، ٹریکٹر و تھریشر وغیرہ کے ذریعہ اناج یعنی کارآمد چیز کو بھوسہ یعنی بیکار چیز سے الگ کر کے غلہ کو محفوظ جگہ پہونچا کر بھوسہ وغیرہ کو حیوانات کے چارہ کے طور یا جلانے والے ایندھن کی جگہ استعمال کیا جاتا ہے۔ یہی مثال روزِ قیامت کی ہے جسے یوم الحصاد سے تعبیر کیا گیا ہے جس طرح کھیت کے پانی و کھاد سے فائدہ مقصودی و غیر مقصودی جڑی بوٹیاں برابر حاصل کر رہی ہیں مگر آخر کار بے فائدہ بوٹی کو نکال باہر کر کے پھینک دیا جاتا ہے۔ اللہ کی نعمتوں سے نیکوکار و بدکار، کافر و مسلم ہر دونوں فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ قیامت کے دن دونوں کے درمیان گندم و بھوسہ کی طرح امتیاز کر کے مسلمان کو جنت عدن کے مقام پر حفاظت سے پہونچا کر کفار و بدکار کو جلنے کیلئے وارد جہنم کر دیا جائے گا۔ اور یہ عمل دنیاوی نظام پر قیاس کرتے ہوئے نہ صرف ضروری بلکہ یہ احتساب و تمیز نہ کرنا سراسر بے انصافی و زیادتی ہوگی۔

اللہ جل جلالہ ہم کو روزِ قیامت پر صحیح عقیدہ و یقین محکم نصیب فرما کر روز حشر کے شدائد سے بچنے کے اسباب میسر فرما دیں۔ وقت ختم ہونے کو ہے۔ انشاء اللہ اس حدیث سے متعلق بقیہ احکامات اگلے جمعہ کو عرض کرنے کی کوشش کرونگا۔　　(جاری ہے)

خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے

مضمون نگار حضرات سے گزارش ہے کہ وہ اپنا مقالہ اصل اور صفحہ کے ایک جانب لکھ کر بھیجا کریں۔